رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ - - - - ے
ششماہی - - - - ہے

"ہفتہ وار"

مملکت

ایڈیٹر:- میر حسن الدین

قیمت پرانا پرچہ (۳/)

قیمت فی پرچہ (۲/)

جلد (۹) | ۲۳ آذر ۱۳۵۹ ف | ۲۹ ذیحجہ ۱۳۶۸ھ روز یکشنبہ | ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر (۲۸)

رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ - - - - ے
ششماہی - - - - ہے

پنڈت نہرو واشنگٹن میں

آئندہ تعلقات کی نوعیت

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو امریکہ کے سفر پر ابھی حال میں تشریف لے گئے ہیں۔ یہ محض خیرسگالی کا مشن نہیں ہے۔ اس سفر کے نتائج بہت دور رس ہو سکتے ہیں۔ یہ سفر اس امر کی دلیل ہے کہ امور عالم میں ہندوستان نے جو اہمیت حاصل کی ہے اس کو امریکہ تسلیم کر رہا ہے۔ ایشیا میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جس کی حکومت مستحکم ہے اور جس کی صنعتی ترقی کے امکانات بہت وسیع ہیں۔ اس اعتبار سے امریکہ ہندوستان کی اس اہمیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے جو اسے آج دنیا میں حاصل ہے۔ اگر ایشیا میں کمیونزم کے سیلاب کو روکنا ہے تو اس مقصد کے لئے ہندوستان کو امریکی بلاک کی طرف لے آنا ضروری ہے۔ ہندوستان کے قائد کو واشنگٹن آنے کی دعوت دی گئی ہے جہاں ایشیا کے لیڈر کی حیثیت سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔ ایشیا کی قیادت کا منصب چین کا تھا۔ اب یہ قیادت امریکہ کی سرپرستی میں اس کو حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کی ایک ہی شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی عالمی تصادم ہو جائے تو ہندوستان امریکہ سے علیحدہ نہیں رہے گا۔ بہرحال یہ سودا یکطرفہ نہیں ہوگا۔ ہندوستان کو امریکہ کی مدد کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کہ امریکہ کو ہندوستان کی۔ ہندوستان کو اپنی زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے امریکی سرمایہ اور ٹکنک کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کے پاس سرمایہ بہت کم ہے اور جو کچھ بھی ہے وہ نفع اندوز سرمایہ داروں کے پاس ہے اور جو اپنا سرمایہ باہر لانا نہیں چاہتے۔ پہلے برطانیہ اپنا سرمایہ ہندوستان میں لگاتا تھا مگر اب برطانیہ کے پاس بھی زائد سرمایہ نہیں رہا۔ پس سرمایہ اور مشنری کے لئے ہندوستان کو امریکہ پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو کے سفر کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کے استحکام کا امریکہ کو یقین ہو جائے گا اور امریکی سرمایہ ہندوستان آنے لگے گا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان کو امریکی سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور امریکہ کے لئے اپنے سرمایہ اور مشنری کی برآمد بھی ضروری ہے۔ جب تک امریکی سامان اور سرمایہ کے لئے نئے مارکٹ فراہم نہ ہوں امریکہ کو کساد بازاری سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ مخالف کمیونسٹ اتحاد کی بنیاد پر امریکی سرمایہ آئے گا۔ ایسا اتحاد لازمی طور پر جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور اس اعتبار سے جو صنعتی ترقی ہوگی وہ جنگی صنعتوں تک محدود ہوگی اور ایسی ترقی سے عوام کو فائدہ نہیں ہوگا۔ کیا امریکہ اور ہندوستان امن کی بنیاد پر اتحاد نہیں کر سکتے؟ کیا امریکہ اپنا سرمایہ ہندوستان کو اس غرض سے نہیں دے سکتا کہ ہندوستان کے باشندوں کو غذا، کپڑا اور دوسری ضروریات زندگی مہیا ہو سکیں؟ کمیونزم کے خلاف اس سے بہتر ضمانت نہیں ہو سکتی۔ غربت، افلاس اور جہالت کمیونزم کے دوست ہیں۔ کمیونزم کے خلاف جنگ کرنا ہو تو افلاس اور جہالت کے خلاف جنگ کرنا چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے امریکہ ہندوستان کی بڑی مدد کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ اتحاد دو ممالک کے عوام کا اتحاد ہوگا نہ کہ صرف دو حکومتوں کا یا مفادات حاصلہ کا۔ ہندوستان اور ایشیا کے دوسرے ممالک میں امریکہ کو اپنا سرمایہ نفع کیلئے نہیں بلکہ عوام کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے لگانا پڑے گا۔ کیا پنڈت نہرو ایسے اتحاد کے لئے کوشش کریں گے؟۔ (ریڈیکل ہیومنسٹ)

ایٹم بم پر کنٹرول

بیسویں صدی میں سائنس کا ایک کرشمہ ایٹم بم کی ایجاد ہے۔ اسے ایجاد کرنے کا فخر اور اعزاز ممالک متحدہ امریکہ کو حاصل ہے۔ جوہری توانائی کی طاقت گویا لامحدود ہے۔ امریکہ ایٹمی توانائی اور ایٹم بم بنانے کے طریقے وغیرہ کو راز میں رکھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایٹم بم کی ایجاد سے ہی سنہ ۱۹۳۹-۴۵ء کی دوسری عالمی جنگ کا اختتام ہو سکا۔ ایٹم بم کو ایک راز بنا رکھنے کے بعد اس کی توقع نہیں تھی کہ کوئی دوسرا ملک بھی ایٹم بم بنا سکے گا لیکن اب روس نے آخر ایٹم بم بنا ہی لیا۔ اب ممالک متحدہ

(اگلے صفحہ)

مملکت

۲۳ آذر ۱۳۵۹ف

پنڈت نہرو کا سفر امریکہ

پنڈت نہرو کا امریکہ میں جو شاندار استقبال کیا گیا ہے وہ ہر ہندوستانی کے لئے باعث فخر ہے۔ نہرو کے سفر امریکہ سے متعلق بعض حلقوں میں چہ میگوئیاں اور قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ خود پنڈت نہرو نے اپنی تقاریر اور بیانات سے ان قیاس آرائیوں کو غلط ثابت کر دیا۔

واشنگٹن میں نیشنل پریس کلب کی جانب سے پنڈت نہرو کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی تھی جس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہ کوئی معاملہ طے کرنے کے لئے نہیں بلکہ امریکی حالات سے واقف ہونے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ امریکی جریدہ نگاروں کو مخاطب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا "میں مسائل پر بحث کرنے کے مقصد سے نہیں بلکہ دورے سے متعلق اپنی تمنا کو پورا کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ کوئی شخص جدید دنیا کو نہیں سمجھ سکتا جب تک وہ امریکہ کو نہ سمجھ لے۔ میں امریکہ کے اہم سیاسی قائدین ممتاز سائنس داں اور ماہران صنعت سے ملنا چاہوں گا۔ محض ایک دوسرے کو سمجھنے اور اگر ممکن ہو تو اپنے نقطۂ نظر کو انھیں سمجھانے کی خاطر۔"

جریدہ نگاروں کے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے فرمایا کہ وہ ہندوستان میں امریکہ کا سرمایہ لگانے کی کارروائی کا خیر مقدم کریں گے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ ہندوستان اور امریکہ کے تجارتی تعلقات میں بہت ترقی ہوگی۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کے افسروں نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ انھیں پنڈت نہرو کی جانب سے کوئی ایسا یقین نہیں دلایا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ روس کے خلاف "سرد جنگ" میں ہندوستان مغرب کا ساتھ دے گا۔

ان افسروں کا بیان ہے کہ پنڈت نہرو نے صدر ٹرومن، وزیر خارجہ امریکہ اور دیگر افسروں کے ساتھ گفتگو کے دوران میں صد درجہ احتیاط برتی ہے اور انھوں نے کسی ایسے خیال کے اظہار سے احتراز کیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ ہندوستان نے غیر جانبدار رہنے کی پالیسی کو ترک کر دیا ہے اور یہ کہ وہ روس امریکہ، برطانیہ کسی بھی گروہ میں شامل ہونے کی جانب مائل ہے۔ امریکی افسروں کو صرف اس بارے میں یقین دلایا گیا ہے کہ پنڈت نہرو تمام امکانات کا اندازہ لگائے بغیر اور تمام عوام سے مشورہ کئے بغیر چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے میں عجلت نہیں کریں گے۔

پنڈت نہرو نے امریکی سنات میں جو تقریر کی ہے سیاسی ناظرین نے انھیں ہندوستان کے اس خیال کا مظہر قرار دیا ہے کہ روس کے خلاف "سرد جنگ" میں ہندوستان کی ہمدردیاں معاشی امداد کے معاوضہ میں کسی کو بھی فروخت نہیں کی جائیں گی۔

نیشنل پریس کلب کے ظہرانہ میں پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی سرحدوں سے دور کے مسائل سے الجھنے سے پیشتر اپنے گھر کے انتظامات درست کرے۔ اس وقت ہمارا سب سے اہم اور سب سے بڑا کام اپنے ملک کی تعمیر کرنا ہے۔

سنگھ اور کانگریس

گاندھی جی کی دردناک ہتیا کے بعد کانگریس نے اور کانگریس حکومت نے جو افسوسناک غلطی کی تھی اس کا پراشچت کر دیا گیا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے ممبر کانگریس کے ممبر بن سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے نزدیک راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اب ایک فرقہ وارانہ جماعت نہیں ہے۔ اب سے پہلے کانگریس کے متعدد لیڈر سنگھ کو ایک فرقہ وارانہ جماعت کہہ کر جو پروپگنڈہ کرتے رہے ہیں وہ سراسر غلط اقدام تھا۔ کانگریس کے کچھ لیڈر سمجھ سکتے ہیں کہ مذکورہ بالا فیصلہ کر کے انھوں نے سنگھ پر کوئی احسان کیا ہے لیکن ملک کی موجودہ حالت کو دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ احسان سنگھ پر نہیں کیا گیا بلکہ کانگریس کے لیڈروں نے خود اپنے آپ پر کیا ہے۔ کانگریسیوں کی غلط روش اور کانگریس کی غلط پالیسی نے کانگریس کو اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ آج کئی لوگ اگر آپ کانگریسی کہیں تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ انھیں گالی دے رہے ہیں۔ کانگریس کے ساتھ تعلق رکھنا آج فخر کی بات نہیں بلکہ ایک مصیبت بن گیا ہے۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو برسوں تک کانگریسی رہے۔ کانگریس کی ہر تحریک میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں دیتے رہے۔ ہر جدوجہد میں پیش پیش رہے — لیکن آج وہ کانگریس سے بیزار ہوئے بیٹھے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر کسی ہر دلعزیز جماعت کے ممبروں کو کانگریس کے لیڈر اگر کانگریس کے ممبر بننے کی اجازت دیں تو یہ اس جماعت پر احسان نہیں بلکہ خود اپنے آپ پر ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ کچھ ہر دلعزیز لوگوں کو کانگریس میں لا کر اس کی غیر ہر دلعزیزی کو کم کیا جائے۔ اسے پھر سے عوام کی جماعت بنانے کا جتن کیا جائے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ جتن سپھل ہوگا؟ کیا سنگھ کے کچھ ممبر جو وہ کانگریس کے ممبر بن کر خود بھی ہر دلعزیزی کو کھو نہ بیٹھیں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا خطرہ موجود ہے لیکن جہاں یہ خطرہ ہے وہاں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلے سے ایک خوشگوار نتیجہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ سنگھ کے ممبر اگر کانگریس میں شامل ہو جائیں۔ کانگریس کے ممبر بن کر اگر وہ کانگریس کی پالیسی کو بدل سکیں اس کی ناکارہ اور بوسیدہ لیڈرشپ کو بدل سکیں اور روش کی اس ذہنی جماعت

سامنے ایک نیا پروگرام اور ایک نئی پالیسی رکھ سکیں تو کانگرس ایک بار پھر زندہ ہو سکتی ہے اور رفیعی جیسوں کے اس میں شامل ہونے کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ضرورت ایک متحدہ کوشش کی ہے۔ کوشش کانگرس سے باہر رہ کر بھی ہو سکتی ہے اور کانگرس میں داخل ہو کر بھی اگر کانگرس سے باہر رہ کر ایک زبردست مخالف پارٹی بنا دی جائے تو فائدہ ہو سکتا ہے اور اگر نئے خیالات کے لاکھوں لوگ کانگرس میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیں اس کی غلط پالیسی کو اور غلط لیڈر شپ کو بدل دیں تو بھی فائدے کی آشا ہے۔ بہرحال کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلہ نے ایک نئے انقلاب کا دروازہ کھول دیا ہے۔ انقلاب آئے گا یا نہیں ۔۔۔۔۔ یہ صرف وقت بتائے گا۔ (ملاپ۔ دہلی)

کان کنوں کیلئے مزید آسائشیں

کول مائنس لیبر ویلفیئر فنڈ کی مشاورتی مجلس نے سعدی رسد میں اپنی تیرھویں اجلاس میں کان کنوں کے لئے مزید آسائشوں خلا ستانے کے لئے سلسلہ بہی سہولتوں موجودہ کیشن کی توسیع، تعلیم بالغاں کے منصوبوں کانوں کے قریب حماموں اور بوڑھوں اور معذوروں کے لئے کام فراہم کرنے کے متعلق بحث کی اور ضروری امداد منظور کی۔ مسٹر بی۔ ایچ کرشنا راؤ رکن لیبر نے اس اجلاس کی صدارت کی۔ دوسرے لوگوں کے علاوہ دستکاری کارپوریشن کمپنی کے مزدور کے نمائندوں نے بھی کیشن کے ارکان کی حیثیت سے اس اجلاس میں شرکت کی۔

کیشن نے فیصلہ کیا کہ محکمہ لیبر کا ایک کمیٹی کے منتظمین کا ایک اور مزدوروں کے دو نمائندوں اس طرح تین ارکان پر مشتمل ایک ذیلی کمیٹی دھن باد اور کرلا فیلڈ کر ادا ہو اور ان مقامات پر جو حفظ صحت کے بورڈ قائم ہیں ان کے کاموں کا مطالعہ کرے۔ تاکہ اس قسم کے انتظامات یہاں بھی بروئے عمل لائے جائیں۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ محکمہ مال سے کانوں کے علاقے میں واقع خراب کی دو کانوں کو تنخواہ کے دنوں اور تعطیلات کے زمانے میں بند رکھنے اور ان کو اس علاقے میں (۵) میل دور ہٹا دینے کے متعلق درخواست کی جائے۔

اس کا بھی تصفیہ کیا گیا کہ سائبانوں کی تعمیر کی خاطر (۲۳) ہزار روپیہ کی منظوری دی جائے۔ پانچ ہزار روپیوں کی ایک رقم خانگی اسکولوں کے لئے امدادی عطیوں کے طور پر منظور کی گئی اور تجاویز پر غور و خوض کے لئے ایک مقامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تعلیم بالغاں کی خاطر (۲۰۰۰) روپیہ کی پہلی امداد کے طور پر منظور کئے گئے۔ دو ہزار روپیہ برقی تنصیب اور تین ہزار روپیہ موجودہ کمیٹی کی توسیع کے واسطے منظور کئے گئے۔ دس ہزار روپیوں کے صرفے سے تاجڑ در میں ایک مزید کیشن کے قیام پر بھی کمیٹی نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی اور مسٹر ایسر راجا مزدوروں کے نمائندے سے خواہش کی گئی کہ وہ امداد باہمی کے اصولوں پر اس کیشن کے انتظامات چلائیں۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ ایک زچگی خانے اور فلاح و بہبود اطفال کے ایک مرکز کے قیام کے سلسلے میں ایک منصوبہ مرتب کیا جائے جہاں بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد کے علاج و معالجہ کا بھی انتظام کیا جائیگا۔

چونکہ صاف پانی کی عدم دستیابی کانوں کے قریب حماموں کی تعمیر میں سخت رکاوٹ ہے اس لئے صدر نے اس بات کی ہدایت کی کہ محکمہ صحت عامہ سے درخواست کی جائے کہ وہ کانوں میں سے نلوں کے ذریعہ جو پانی نکالا جاتا ہے اس کا تجزیہ کرے اور اسے بنانے کے قابل بنانے کے سلسلے میں تجاویز پیش کرے۔ اس مسئلے پر رپورٹ کی روشنی میں غور کیا جائے گا۔

مزدوروں کے لئے تین فلاح و بہبود کے مرکزوں (نگتہ گوڑم) میں ادو اور ناماندر میں ایک کے قیام کے سلسلے میں ستوائی اور غیر ستوائی اخراجات کی خاطر (۴۲) ہزار (۶) سو (۲۱) روپیہ منظور کئے گئے۔

مزدوروں کے نمائندے کے اس اعتراض پر کہ دو نمائندوں سے مزدوروں کی پوری پوری نمائندگی نہیں ہوتی ہے صدر نے وعدہ کیا کہ وہ کمیٹی کے قواعد میں ترمیم کرنے کے امکانات پر غور کریں گے تاکہ سا ستی کالیریز کے مزدوروں کا ایک اور نمائندہ کمیٹی میں شریک ہو سکے۔

دستکاری کے منصوبے پر بحث کے دوران یہ طے کیا گیا کہ ترکاری کی کاشت اور مرغی بانی کو اختیار کیا جائے تاکہ بوڑھوں اور محتاجوں کے لئے کام فراہم ہو سکے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ مشاورتی کمیٹی کے اجلاس اکثر و بیشتر ہوتے رہا کریں۔

حکومت ہند نے متروکہ جائیدادوں کا جدید آرڈیننس نافذ کر دیا

نئی دہلی ۔ ۱۹ اکتوبر ۔ نکاسی جائیدادوں کے متعلق حکومت ہند نے کل جدید آرڈیننس نافذ کر دیا جس کی رو سے صوبوں اور ریاستوں کے تمام آرڈیننس منسوخ ہو گئے یہ آرڈیننس بہت زیادہ معتدل ہے۔ اس کا اطلاق صوبہ جات آسام اور مغربی بنگال پر نہیں ہو گا کچھ بہار تری پورہ اور منی پور کی ریاستیں بھی اس کے دائرہ سے باہر رکھی گئی ہیں۔ اس قانون کے بموجب ایک آدمی صرف اس صورت میں نکاسی قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ وہ ہندوستان سے باہر چلا جائے۔ اس قانون کی رو سے اگر کسی کے رشتہ دار یا شریک کار نے پاکستان میں ایسے فوائد حاصل کئے ہیں تو ہندوستان میں رہنے والے شخص کو نکاسی کا قرار نہیں دیا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے پاکستان میں نکاسی جائیداد خرید بھی لی ہو تو وہ نکاسی قرار نہیں دیا جائے گا۔

اگر کسی شخص نے اپنا اثاثہ منتقل کر دیا ہو یا اپنے خاندان کے کسی فرد کے ذریعہ پاکستان میں نکاسی یا چھوڑی ہوئی جائیداد پر کوئی حق مفاد یا منفعت حاصل کی ہو تو ایسی صورت میں وہ نئے آرڈیننس کے مطابق ایسا نکاسی کہلائیگا جو تخلیہ کا ارادہ رکھتا ہو مزید برآں تجارتی رقوم اور پاکستان میں خاندان کے لئے مناسب رقوم کا انتقال اثاثہ قرار نہیں دیا جائے گا اگر کسی آدمی کی نسبت تحریری ثبوت بہم پہنچ جائے کہ وہ ہندوستان میں اپنی جائیداد کا پاکستان کی جائیداد سے تبادلہ کرانا چاہتا ہے تو اس صورت میں اسے ایسا نکاسی قرار دیا جائیگا جس کا تخلیہ کا ارادہ ہو۔ قانون کے مطابق نکاس کا ارادہ رکھنے والے آدمی کی جائیداد نہیں لی جا سکتی صرف یہ شرط لگائی گئی ہے کہ وہ اپنی غیر منقولہ جائیداد کو محافظ جائیداد کی اجازت کے بغیر کسی طرح منتقل نہیں کر سکتا۔ جائیداد کو اچھی حالت میں رکھنا بھی ضروری ہے۔

لیکن کوئی آدمی اپنا سرمایہ منتقل کر دے یا پاکستان میں نکاسی یا چھوڑی ہوئی جائیداد پر کوئی حق یا اس میں کوئی منفعت محافظ جائیداد کی اجازت کے بغیر اور آرڈیننس کے نفاذ کے بعد حاصل کرے تو ایسے شخص کی جائیداد کو نکاسی کی جائیداد قرار دیا جا سکتا ہے جن لوگوں کے بارے میں اس بات کا تحریری ثبوت موجود ہو کہ وہ پاکستان کی جائیداد سے ہندوستان کی جائیداد کا تبادلہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہو گا متعلقہ شخص کو نوٹس دئے بغیر وہ جائیداد نکاسی قرار نہیں دی جائے گی۔

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید:۔

حکومت جاگیرداری کو ختم کر کے
ایک بوجھ سے سبکدوش ہو چکی اور
جن اداروں نے نظام جاگیرداری
کو ختم کرانے کے لئے جد و جہد
کی تھی انھوں نے خاموشی اختیار
کر لی۔ مگر بہی خواہان قوم یہ
نہ جان سکے کہ جاگیرداری نظام
کو برخاست کرنے کے بعد اس
کے تحت پرورش پانے والے
ملازمین کے کئی ہزار خاندان
معاشی بحران اور بے روزگاری
میں مبتلا نظر آئیں گے۔

(ایس۔ ایم۔ کے۔ دہلوی)

ایک اخباری اطلاع ہے کہ:۔
سولہ پاکستانی خواتین نرسنگ کی
تعلیم کے لئے لندن پہنچ گئی ہیں
تعجب ہے کہ مجلس علماء نے کوئی
احتجاج نہیں کیا۔

مولوی ابوالحسن سید علی صاحب نے ماڈرن نیوز سے
فرمایا کہ:۔
حیدرآباد میں جو کچھ ہوا وہ عوامی
حکومت کے قیام کے لئے ہوا اور
یہ جس قدر جلد قائم ہو جائے
اسی قدر بہتر ہے۔
یعنے جس قدر جلد وزارت مل جائے بہتر ہے
جذبۂ بے اختیار شوق دیکھا چاہیے
سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

اسی بیان میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ:۔
کانگریس کے انتخابات میں باہمی
کش مکش کی وجہ سے تصادم
کی جو خبریں شائع ہو رہی ہیں

اگر صحیح ہیں تو واقعی افسوسناک ہیں
غالباً ایسی ہی باخبری سے
متعلق شاعر نے کہا تھا۔

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

مقامی اخبارات کی اطلاع ہے کہ:۔
مجلس علمائے دکن کے ایک
جلسہ میں مسئلہ تعطیلات پر خاص
طور پر غور کیا گیا اور بعض اہم
مذہبی تعطیلات کی تخفیف پر
حکومت سے احتجاج کیا گیا۔
علماء کو تو ہمیشہ تعطیل ہے
پھر احتجاج کی ضرورت؟

ماڈرن نیوز کی خصوصی نامہ نگار خاتون اطلاع دیتی ہیں کہ
اضلاع سے آئی ہوئی کئی مصیبت زدہ
خواتین پریشانی کے عالم میں
بھیک مانگنے پر مجبور ہو رہی ہیں
بیوہ گھر میں بیوگان کے لئے
جو انتظام کیا گیا ہے وہ ناکافی ہے
معلوم ہوتا ہے کہ ماڈرن نیوز
کی خصوصی نامہ نگار خاتون نے بیوہ گھر دیکھا ہی نہیں
اور نہ وہاں کے انتظامات سے واقفیت حاصل کی۔
گھر میں بیٹھ کر خبریں تراشنا صحافت کی غالباً ترقی یافتہ
صورت ہے۔

لندن میں تین مہینوں تک جلوسوں پر امتناع (اخباری سرخی)
اگر مشیر دکن لندن سے شائع
ہوتا تو اس کے خلاف ضرور احتجاج کرتا۔ شہری آزادی
اور فطری حقوق پر کبھی امتناع عائد نہیں ہو سکتا۔

اخباری اطلاع ہے کہ:۔
ایڈیٹر "پیام" کی رہائی کے سلسلے
میں معلوم ہوا ہے کہ یہم صحافت

ایک وفد نے فوجی گورنر سے ملاقات
کی تھی اور مسٹر اختر حسن کی رہائی
کے متعلق درخواست کی تھی
تعجب ہے کہ اس خصوص میں
یونس سلیم کی سرگرمیوں کو صحافت نے نظر انداز کر دیا۔

ہم کمیونسٹ نہیں لیکن چین کی
کمیونسٹ حکومت کے طرفدار ہیں
فرانس میں پہلی چینی سفارت خانہ کا قیام
(اخباری سرخیاں)
اس سفارت خانہ کے ارباب
گر گھلتے ہیں لیکن گلگلوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

معاصر "سیاست" لکھتا ہے کہ:۔
معاصر حمایت دکن نے صوبالی
کو دو صفوں میں تقسیم کر دیا ہے
اسلامستان اور ہندوستان
. . . . کسی گستاخ نے
ہم سے پوچھا کہ اسلامستان
کہاں واقع ہے؟ اس کا
دارالخلافہ کہاں ہے۔
یہ ایک تجارتی راز ہے جو ہر
صحیفہ نگار کو نہیں بتایا جا سکتا۔

اورنگ آباد میں مزید جبر آراضی نہیں کی جا رہی ہے
(اخباری سرخی)
معاصر مشیر دکن مایوس نہ ہو جائے

مشرق وسطیٰ کے ممالک پر

مغرب کا معاشی تسلط

گزشتہ دو صدیوں سے یورپ کی مختلف طاقتیں مشرق وسطیٰ میں اپنا مفاد حاصل کرنے کے لئے سرگرم ہیں۔ اب تو دنیا کا سب سے زیادہ دولت مند ملک امریکہ بھی دلچسپی لینے لگا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں یہ زور آزمائی نہ تو سیاسی اقتدار کے لئے ہے اور نہ ہی نئے تصورات کو وہاں تک پہنچانے کے لئے بلکہ خاص طور پر معاشی استحصال کے لئے ہے۔ آبادان کویت، سعودی عرب اور موصل کے تیل کے چشمے ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ تیل کے ان چشموں کا دنیا کے بڑے ذخیروں میں شمار ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے خام پیداوار مثلاً روئی، دالوں، تمباکو اور کھجور کی بہتات ہے اور بہت سی معدنی دولت ابھی تک وہاں کے پہاڑوں میں مستور ہے۔ مشرق وسطیٰ کا ملک گو جغرافی حیثیت سے ایک ہی وحدت ہے لیکن بدقسمتی سے کئی ایک نامناسب حصوں میں بٹا ہوا ہے۔

فلسطین میں یہودیوں کی اسرائیلی حکومت برطانیہ اور امریکہ کی چالبازی سے ہی وجود میں آئی ہے۔ پھر آئے دن کے انقلابات مثلاً ایک شام میں حکومت کا تختہ الٹ کر کرنل زعیم کا قبضہ کر لینا اور پھر اس کا رد عمل جو بہادری سے شام میں برپا کیا ان سب کے پیچھے یورپی اور امریکی طاقتیں کارفرما نظر آئیں گی۔ برطانیہ چونکہ نمایاں طور پر اپنی قوت اور اپنا اثر بڑھانا چاہتی ہے امریکہ کے صدر ٹرومین نے اپنے چار نکات میں جو یہ بتایا ہے کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کو فنی مدد اور اپنے روپیہ پیسہ کو وہاں کے ملکی کاروبار میں لگا کر مدد دینے آمادہ ہے یا انگلستان کے وزیر خارجہ بیون جو یہ بتا رہے ہیں کہ انگلستان مشرق وسطیٰ میں سائنس دانوں ماہروں اور فن دانوں کو بھیجنا چاہتا ہے تو ان تمام وعدوں کے پیچھے بجز اس کے اور کوئی مقصد نہیں ہے کہ مشرق وسطیٰ کی قومی قوتوں کو کچل دیا جائے اور پھر بیرونی اثرات کو دوبارہ بڑھایا جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اس امر کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں کہ وہاں اپنے جدید مفادات قائم کریں اور اس تگ و دو میں اس بات پر بھی آمادہ ہیں کہ مشرق وسطیٰ ابھر آئے۔ لہٰذا امن عالم کی برقراری اور خود بڑی طاقتوں کا فائدہ بھی اسی بات میں ہے کہ مشرق وسطیٰ سے بیرونی اقتدار کا خاتمہ ہو جائے بیرونی اقتدار کے خاتمہ سے مشرق وسطیٰ کے باشندے اپنے اصول زندگی کے مطابق اپنی زندگی سنوار سکیں گے اور اپنی حکومت اسلام کے اصول کے مطابق چلا سکیں گے

لیکن ظاہری سیاسی اقتدار کا خاتمہ جیسا ضروری ہے۔ باطنی معاشی اقتدار کا خاتمہ کرنا بھی ویسا ہی بلکہ اس سے زیادہ ضروری ہے۔ تاکہ معاشی حیثیت سے یہ خطہ عالم بھی خود مکتفی ہو سکے۔ اتحاد اسلام (پان اسلامزم) کی تحریک اور عرب لیگ کا بھی مقصد یہی ہے کہ مشرق وسطیٰ کو معاشی حیثیت سے خود مکتفی بنانے کے لئے سرگرمی سے کام کیا جائے چنانچہ وہ اس بات سے خوب واقف ہیں کہ مشرق وسطیٰ کا یہ خطہ معاشی حیثیت سے جب تک خود مکتفی نہ بنے معاشی آزادی حاصل نہ ہو گی اور وہ بڑی طاقتوں کے رحم و کرم پر رہے گا تو کہ سیاسی آزادی بھی کچھ کارآمد ثابت نہ ہو گی اور یہ علاقہ مفاد پرستوں کے ہاتھ میں بس کھلونا بن کر رہ جائیگا اپنے بیان کی وضاحت کے لئے موسیٰ العالمی کی ایک کتاب "فلسطین سے ایک سبق" کا حوالہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں کہ

"عرب کے لوگوں کی موجودہ معاشی اور معاشرتی حالت ہی برقرار رہے اور موجودہ طرز حکومت ہی جاری رہے تو محض سیاسی اتحاد سے کچھ زیادہ فائدہ نہ ہو گا۔ ملک کی مرفہ الحالی اور طاقت میں اضافہ بھی نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا اتحاد اس مقصد کے تحت ہونا چاہئے کہ نہ صرف سیاسی بلکہ ساتھ ہی ساتھ معاشی اور معاشرتی اصلاح بھی ہو تاکہ عرب ممالک کے ذرائع آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہو اور دولت کی بہتر سے بہتر اور مساوی تقسیم عمل میں آئے اور عامۃ الناس کو نہ صرف مادی بلکہ اخلاقی اور روحانی حیثیت سے بھی ایک بہتر اور اعلیٰ معیار زندگی نصیب ہو۔"

دنیا کی ایک بہت بڑی مملکت یعنی پاکستان کے وجود میں آنے سے ستم رسیدہ مشرق وسطیٰ کو ایک اچھا ساتھی اور ایک ہمدرد کار مل گیا ہے اس جدید ابھرنے والی قوت نے مشرق وسطیٰ کی حالیہ سیاسی تبدیلی کو بہت قریب سے دیکھا ہے اور اسلامی بلاک کی بہتری کے لئے خاص دلچسپی لے رہا ہے۔ فلسطین کے جہاز میں پاکستان نے خیر تعاون کیا اور مجلس اقوام متحدہ میں عرب مفاد کے لئے پاکستان کے وزیر خارجہ نے جو شاندار وکالت کی تو اس سے یہ عیاں ہے کہ پاکستان کو مشرق وسطیٰ سے خاص دلچسپی ہے اور وہ اس کو ایک مقدس اور مذہبی فریضہ سمجھتا ہے کہ اپنے ہم مذہب بھائیوں کی امداد کرے اور ان کی حالت کو بہتر بنائے

اگر ایک جانب پاکستان کے وزیر خارجہ عرب مفاد کے لئے سیاسی میدان میں تگ و دو کر رہے ہیں تو دوسری جانب پاکستان کے باشندے بھی مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں بسنے والے اپنے مسلم بھائیوں کی معاشی خوشحالی اور سدھار کے لئے کوشاں ہیں۔ اس سلسلہ میں پاکستانی باشندوں کی رائے یہ ہے کہ اسلامی ممالک معاشی حیثیت سے چونکہ پیچھے ہیں۔ اس لئے اپنے وسیع ذخائر کو استعمال میں لانے کے لئے بیرونی امداد کے طالب ہوتے ہیں اور جب تک بیرونی امداد کے طالب رہیں گے وہ غیر ملکی اقوام کے سیاسی تسلط سے نجات نہیں حاصل کر سکتے۔ اس امر کو پیش نظر رکھ کر انھوں نے اسلامی معاشی کانفرنس کی طرح ڈالی ہے۔ بہت غور و فکر کے بعد مشرق وسطیٰ کے تقریباً تمام ملکوں نے ۲۵ نومبر سنہ ۴۹ء کی کانفرنس میں شرکت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس اسلامی معاشی کانفرنس کا افتتاح پاکستان کے گورنر جنرل فرمائیں گے۔

اس معاشی کانفرنس میں اسلامی دنیا کی معاشی حالت اور منصوبہ بندی سے متعلق غور و خوض ہو گا۔ یہ اسلامی ممالک بحیرہ اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر بحر الکاہل تک پھیلے ہوئے ہیں ان ملکوں میں خام پیداوار مثلاً روئی۔ تیل۔ جوٹ۔ دالوں، تمباکو چائے، عمارتی لکڑی، ناریل، کھجور، ربر نیز معدنی دولت کی افراط ہے۔

اس کانفرنس کا ایک مقصد یہ معلوم کرنا بھی ہے کہ ان اسلامی ممالک کے رہنے بسنے والوں کے معیار زندگی کو بڑھانے اور خوشحالی میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کے لئے کیا کیا صنعتی اور زرعی ترقی عمل میں لائی جانی چاہئے اور معدنی دولت کو کیونکر کام میں لایا جائے۔

کانفرنس کے مباحث کی فہرست میں یہ اہم مسئلہ بھی شامل ہے کہ زمینات اور کاشت کاری سے متعلق کیا پالیسی اختیار کی جانی چاہئے آیا انفرادی کاشت کا طریقہ جاری رکھنا چاہئے یا حکومت کی طرف سے زراعتی کاروبار ہونا چاہئے۔ مصنوعات، مالیات زر سکہ، بنک کاری، مبادلہ، تجارت، (تجارت، دانا...

(باقی برصفحہ)

بلقان کا امن اور البانیہ

از

الزبتھ بارکر

بلقان ممالک میں البانیہ سب سے چھوٹا ملک ہے لیکن آج اس چھوٹی سی ریاست کو سب سے بڑی اور اہم پوزیشن حاصل ہے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ جنوب مشرقی یورپ کے امن کا انحصار اسی پر آ پہنچا ہے۔

اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جب سے مارشل ٹیٹو نے یونان کے کمیونسٹ باغیوں کا داخلہ اپنی ریاست میں بند کیا ہے صرف البانیہ ہی ایک ایسا ملک ہے جو یونان کے کمیونسٹ باغیوں کو بڑے پیمانہ پر امداد دے رہا ہے۔

دوسرے وسطی اور مغربی یونان کے علاقوں میں جو البانیہ کی سرحد پر واقع ہیں یونانی فوجوں کو بھاری فتح حاصل ہوئی ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ یونان کی خانہ جنگی کم از کم عارضی طور پر بند ہو گئی ہے۔ لیکن تقریباً آٹھ ہزار یونانی باغی البانیہ بھاگ گئے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ واپس آنے کی کوشش کریں۔ اور خانہ جنگی کی آگ کو پھر ایک بار بھڑکانے کی کوشش کریں۔

ان باتوں کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ البانیہ دوسرے کمیونسٹ ممالک سے کٹ چکا ہے۔ اور اس وجہ سے بین الاقوامی دلچسپی کا باعث بنا ہوا ہے۔ جب تک یوگوسلاویہ کی سوویٹ روس اور دوسرے کمیونسٹ ممالک کے ساتھ دوستی رہی۔ البانیہ جغرافیہ معاشی اور سیاسی طور پر سوویٹ بلاک کے ساتھ پوری طرح مربوط تھا لیکن اب مارشل ٹیٹو اور سوویٹ روس کے تعلقات میں بڑا بھاری شگاف پڑ گیا ہے۔

اسی وجہ سے البانیہ جغرافیائی حیثیت سے سوویٹ بلاک سے بالکل علیحدہ ہو گیا اب صرف سمندری یا ہوائی راستہ سے تھوڑا بہت تعلق قائم رہ سکتا ہے۔

معاشی طور پر بھی البانیہ یوگوسلاویہ سے بالکل الگ ہو گیا ہے۔ پہلے البانیہ کے لئے یوگوسلاویہ سپلائی کا بہت بڑا ذریعہ تھا۔

سیاسی طور پر البانیہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ البانیہ کا وزیر اعظم اور دوسرے وزراء بار بار اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ ماسکو کے پورے پورے وفادار ہیں دوسرے کومنفارم ممالک کے مقابلہ میں البانیہ ٹیٹو سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔

البانیہ اس وقت اپنے دو پڑوسیوں یوگوسلاویہ اور یونان کے درمیان پھنسا ہوا ہے ان دونوں ممالک کو ناراض کرنے کی البانیہ نے پوری کوشش کی ہے اس لئے یہ بات باعث حیرانی نہ ہوگی۔ اگر البانیہ کا وزیر اعظم یہ فیصلہ کرے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب اُسے خاموش ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنے دونوں پڑوسیوں اور مغربی طاقتوں کو اشتعال دینے کی پالیسی کو ختم کر دینا چاہیئے۔ البانیہ کی پالیسی اور اس امکانی تبدیلی نے رومانیہ کو آج کل اتنی اہمیت دے رکھی ہے۔

لیکن یہ بات ماننا پڑے گی کہ اس وقت ایسی تبدیلی کی کوئی علامتیں ظاہر نہیں ہیں۔ ماہ اگست میں حکومت البانیہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ یونانی باغیوں کو غیر مسلح کر کے نظر بند کر دے گی۔ لیکن ایک سال پہلے بھی اس نے اس قسم کا اعلان کیا تھا۔ مگر یہ سو دو یونانی باغی البانیہ میں داخل ہوتے رہے ہیں اور البانیہ یونانی باغیوں کا اڈا بنا رہا ہے۔ حکومت البانیہ نے ان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا تھا۔

اقوام متحدہ نے بلقان کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیا تھا۔ مگر اس کی جانب البانیہ کا رویہ ہمیشہ دوستانہ رہا ہے۔ اس لئے اقوام متحدہ کے خاص نمائندوں کے لئے یہ بالکل ناممکن ہو گیا ہے۔ کہ وہ وہاں جا کر حکومت کے اس سال کے اعلان کی سچائی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ اس اثنا میں یونانی فوج کے سپاہی البانیہ کی سرحدوں کے ساتھ کے پہاڑوں پر بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ باغیوں کو واپس آنے سے روکیں لیکن سردیوں میں ان کے لئے پہاڑوں پر رہنا بہت مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت البانیہ پر بہت کچھ منحصر ہے۔

حکومت پر یونان کے عوام اس مقصد کے لئے دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اس بات کا اعلان کرے کہ البانیہ سے باغی یونان میں داخل ہوئے تو یونانی فوج اقوام متحدہ کے چارٹر کی دفعات کے مطابق خود حفاظتی کے لئے باغیوں کا ان اڈوں تک پیچھا کرے گی جو البانیہ میں ہیں۔ یہاں یہ بتا دینا لازمی ہے کہ گذشتہ دو برسوں میں یونانی فوجوں نے بہت صبر سے کام لیا ہے اور نہایت اعلیٰ ڈسپلن کا ثبوت دیا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتا دینا اشد ضروری ہے کہ مغربی ممالک اس بات کے لئے بہت فکر مند ہیں کہ بلقان میں ایسی کوئی چنگاری نہ گرنے پائے جس سے بلقان اور اس کے باہر کا امن جل کر راکھ ہو جائے۔

اگلے چند مہینوں میں البانیہ کا رویہ بلقان کی صورت حال کو بہت متاثر کرے گا۔ ابھی تک اس رویہ کی بابت کچھ معلوم نہیں ہوا لیکن چند ایسی باتیں ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ البانیہ کی حکومت اب کیا رویہ رکھے گی ایک تو یہ کہ البانیہ کی اندرونی صورت حال کافی حد تک وزیر اعظم البانیہ کو متاثر کر سکتی ہے البانیہ کی کمیونسٹ پارٹی میں یوگوسلاویہ اور روس کے جھگڑے کی وجہ سے انتشار پیدا ہو گیا ہے۔

مارشل ٹیٹو کی پیروی کرنے والے کمیونسٹ لیڈروں کو سخت سزائیں دی گئی ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس گروپ کے بعض افراد ابھی تک البانیہ میں موجود ہوں۔ اور شاید ابھی تک ان کے یوگوسلاویہ کے ساتھ تعلقات قائم ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ البانیہ کی معاشی حالت دن بدن بگڑ رہی ہے البانیہ ایک غریب اور پسماندہ ملک ہے معاشی ابتری سیاسی بحران کو تیز تر کر سکتی ہے ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ خود البانیہ سوجھ بوجھ سے کام لے۔ اور اپنے رویہ کو تبدیل کرے۔

ملازمین صرف خاص کے مراعات

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۲)

(۳) گنجائش موازنہ کے تحت نافذہ قواعد کے مطابق ان کو اجازت ہوگی کہ وہ اپنے وظیفے کا ایک حصہ حکومت کے ہاتھ فروخت کر سکیں۔

(اطلاعات)

پنڈت نہرو ایک عالمی سیاسی ہیں

امریکی قائدین کی نظر میں

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر (ی۔پ) امریکہ کے خصوصی نامہ نگار مسٹر پال برین کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانگریسی لیڈروں نے آئی یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے نام جو خصوصی بیان شائع کرنے کے لئے دیا ہے۔ اس میں وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو ایک "عالمی سیاسی" کی حیثیت سے تعریف کی گئی ہے اور بہت کچھ سراہا گیا ہے جنھوں نے کیپٹل ہل کو اپنے وجود سے نہ صرف زینت بخشی بلکہ اپنا ایک اچھا اثر بھی عوام پر قائم کیا۔ ان قائدین نے پنڈت نہرو کی امریکہ کی آمد کو عالمی سیاست میں ایک بے نظیر اضافہ سے تعبیر کیا ہے۔

عمومی جمہوریت کے نمائندے جان میکارمک نے بیان کیا کہ ہمارے ایوان میں سالہا سال میں شاید ہی کوئی نامور شخص ایسا آیا جو مسٹر نہرو کی طرح اپنا اثر و وقار قائم کیا ہو۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ نہ صرف میں بلکہ اس ایوان کا ہر شخص ان کی دختر اور ان کی ہمشیرہ سفیر امریکہ سے مسحور ہو چکا ہے۔

کمیٹی امور خارجہ کے صدر نشین مسٹر بلوم نے کہا کہ مسٹر نہرو نے اشد ضروری عالمی مسائل پر بحث کر کے ساری دنیا کے لئے ایک حیرت انگیز کارنامہ انجام دیا ہے۔ گاندھی جی کے اصولوں کے مطابق ظاہر کر دیا ہے کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے سیاسی ہیں یہ جاننا باعث اطمینان ہے کہ گاندھی جی کی طرز زندگی ترقی پذیر ہندوستان کے لئے ایک نمونہ ہے۔

چارلس ایٹن امور خارجہ کے جمہوری نمائندہ نے کہا کہ یہ ایک حوصلہ افزائی کی بات ہے کہ مشرق کی نئی جمہوریت کے پہلے وزیر اعظم ایسے سیاسی ہیں جنہیں امریکی حکومت کے اصولوں پر کافی عبور حاصل ہے مجھے امید ہے کہ ہندوستان ان کی قیادت میں مشرق بعید کی آزاد تہذیب کے لئے سنگ بنیاد ثابت ہوگا۔

جمہوری رکن مسٹر جیکب جاوٹس نے بیان کیا کہ پنڈت نہرو نے جو دو تقاریر کئے ہیں میں ان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مسٹر جاوٹس جو مسٹر ٹرومین کے چار نکاتی پروگرام کے پرجوش حامی ہیں بیان کیا کہ پنڈت نہرو نے و بیان کیا کہ ہندوستان کو فنی امداد کی ضرورت ہے اور اس کے لئے امور خارجہ کی کمیٹی کے سامنے قانون سازی کا مسئلہ بھی پیش ہے اور اس کے بعد انھوں نے ایسی فنی امداد کے فوائد کو بھی بیان کیا تو اسی وقت سے مسٹر نہرو کے ساتھ مسٹر جاوٹس کی دلچسپی بڑھ گئی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "مسٹر نہرو کے اس بیان سے مجھے بے حد مسرت ہوئی کہ ہندوستان پر اس جارحانہ اقدام کرنے والی قوت کا مقابلہ کرے گا جو اس کی آزادی کو فنا کرنا چاہتا ہے۔ اس بیان نے میرے اس ایقان کی تصدیق کر دی کہ ہندوستان ہی مشرق بعید کے جمہوری عناصر کی کنجی کی حیثیت رکھتا ہے بلحاظ ملازمت سب سے قدیم اور سب سے زیادہ صاحب اثر شخصیت مسٹر کلیرنس کینن نے کہا کہ پنڈت نہرو کے تخاطب کا اس ایوان کے تمام اراکین پر نہایت خوشگوار اثر ہوا۔ امن پسند اقوام کی برادری میں ایسے امتیازی قائد کا خیر مقدم کرنا واقعی ایوان کے لئے ایک خوش قسمتی کی بات ہے جس اسپرٹ میں انھوں نے اتحاد و اشتراک عمل کا پیغام دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسی اسپرٹ میں انھیں قبول بھی کیا جائے گا۔ (ی۔پ۔ امریکہ)

اٹیم بم پر کنٹرول

(بقیہ سلسلہ صفحہ اول)

امریکہ نے یہ تجویز کی ہے کہ ایٹمی توانائی پر عالمی کنٹرول ایسے یعنی ایٹمی توانائی پر ادارہ اقوام متحدہ کا کنٹرول رہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تجویز پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں کوئی ملک اس قوت سے اپنے جارحانہ منصوبوں کو آگے نہ بڑھائے۔ اخباری اطلاع یہ ہے کہ روس نے ایٹمی توانائی پر عالمی کنٹرول کی امریکی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایٹمی توانائی کے تعلق سے روس بہت جلد امریکہ پر سبقت لے جائے گا۔ پنڈت نہرو نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ روس کے اٹم بم تیار کرنے کے بعد ایٹمی قوت میں توازن پیدا ہو گیا ہے اور توقع کی جا رہی ہے کہ جنگ کے امکانات دور ہو جائیں گے۔

مشرق وسطی کے ممالک پر

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۵)

نقل و حمل رسل و رسائل میں ترقی کے کیا امکانات ہیں نیز اسلامی ممالک میں طبقات الارض سے متعلق سروے (پیمائش) کا کام بھی ہونا ہے نیز مشترکہ آلات حرب کے کارخانوں کا قیام بھی ہے۔ ماسوا ان کے دریں بحر اور مسائل بھی ہیں۔

غرض کانفرنس کے نظام نامہ میں مشرق وسطی کی معاشی حالت کی سدھار سے متعلق غور و خوض ہوگا۔ اسلامی ممالک کے تقریباً تین سو نمائندے اس میں حصہ لیں گے اور بعد غور و خوض ایک مکمل معاشی لائحہ عمل اور منصوبہ تیار کریں گے یہ بھی تجویز ہے کہ ایک معاشی کمیشن جو مسلم ماہرین معاشیات پر مشتمل ہو اسلامی ممالک کا دورہ کرے اور وہاں معاشی حالت کا جائزہ لے۔ اس قسم کے معاشی کمیشن سے بہت سے فائدے ہوں گے اور یہ مشرق وسطی کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی چیز ہوگی اس سے نہ صرف مشرق وسطی کو فائدہ ہوگا بلکہ تمام اسلامی دنیا بھی مستفید ہوگی۔

ملازمین صرف خاص کو مراعات

دیوانی میں انضمام کے نتیجے کے طور پر صرف خاص کی بعض جائدادیں بے ضرورت پائی گئیں اس لئے ان کو تخفیف کرنا پڑا۔ ان تخفیف شدہ جائدادوں پر جو اشخاص کارگزار تھے ان کے لئے پہلے ہی سے نوٹس کے بجائے تین مہینے کی تنخواہ منظور کی گئی تھی۔

ان تخفیف شدہ ملازمین کی جانب سے حکومت کے پاس درخواستیں وصول ہوئیں کہ ان کو بعض مراعات دی جائیں چنانچہ حکومت نے اس مسئلہ پر بہت احتیاط سے غور کرنے کے بعد صرف خاص کے تخفیف شدہ ملازمین کے لئے حسب ذیل مراعات منظور کی ہیں۔

(۱) ان کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ تخفیف سے پہلے ان کو رخصت کا جتنا حق ہو اس سے وہ چھ ماہ کی حد تک بیافت سالم استفادہ کر سکتے ہیں۔

(۲) براغراض وظیفہ یا انعام وظیفہ یاب کی جتنی مدت ملازمت میں قطع نظر اس کے کہ وہ کتنی ہی، وظیفہ یاب کی محسوب شدنی مدت ملازمت برائے وظیفہ یا انعام کا (½) حصہ خیال کیا جائیگا۔

(باقی برصفحہ ۸)

اشتہار

مرتبہ عدالت منصفی تعلقہ بودھن ضلع نظام آباد واقع ۱۳ آذر ۱۳۵۷ف

نمبر مقدمہ — ۱۳۵۶ف بہ اجلاس پنڈت بالکشن راؤ بی۔ اے ایل ایل بی منصف تعلقہ بودھن۔ محمد مظہر شریف مدعی بنام سنگیا وغیرہ دلوائے زر نقد مبلغ الکلدار ۔۔۔ سکہ عثمانیہ۔

بنام سنگیا ولد چیا قوم مباڑہ عمر ۴۰ سال پیشہ مزدوری وزراعت ساکن گنڈارام تعلقہ کاماریڈی۔ ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میں تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن اجراء کئے گئے مگر بلا تعمیل واپس ہوئے ہیں کہ تمہارا پتہ نہیں ہے اسلئے بذریعہ اشتہار اعلان کیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ آذر ۱۳۵۷ف بوقت (۱۰) ساعت دن بمقام عدالت منصفی بودھن اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر مقدمہ ہذا کی پیروی وجوابدہی کرو ورنہ بصورت غیر حاضری حسب ضابطہ کارروائی کیجائیگی پھر تمہارا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۳ آذر ۱۳۵۷ف میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ فقط منتظم عدالت

اشتہار

مجریہ عدالت نظامت ضلع محبوبنگر واقع ۱۶ آذر ۱۳۵۷ف نمبر مقدمہ

۱۳۵۶ف رجسٹر نمبر ۴ باجلاس عالیجناب خان عبدالرحیم صاحب بیرسٹرایٹ لا ناظم عدالت ضلع۔ محمد عبدالرحیم وغیرہ مرافعہ بنام غلام دستگیر مرافعہ علیہ۔ دعویٰ تنسیخ ڈگری یکطرفہ

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مرافعہ علیہ مسمی غلام دستگیر ولد محمد حسین ساکن چولپلی تعلقہ پرگی کے نام متعدد مرتبہ سمن جاری ہوئے مگر ان پر تعمیل نہیں ہو رہے ہیں۔ اسلئے حسب استدعا ایڈوکیٹ صاحب مرافع کے اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ پس ذریعہ ہذا مسمی مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۳۰ آذر ۱۳۵۷ف بوقت (۱۰) ساعت دن بمقام محبوبنگر عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر مقدمہ کی پیروی وجوابدہی کرے۔ بصورت ثانی کارروائی ضابطہ عمل میں آئیگی۔

ف۔ آج بتاریخ ۱۶ آذر ۱۳۵۷ف میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ فقط منتظم عدالت ضلع

اعلان

راشن کارڈ گیرندگان بلدہ وسکندرآباد کو

ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ایک چھٹانک جوار کے معاوضہ میں بجائے اُبلے چاول کے موٹا چاول حاصل کیا جا سکتا ہے۔ فقط

منجانب

ناظم راتب بندی

اعلان

متعلق مورخہ ۱۰ آذر ۱۳۵۷ف۔ حیدرآباد وسکندرآباد میں شکر کافی مقدار میں وصول ہو رہی ہے۔ شکر فیاکٹری بودھن بھی شکر تیار کر رہی ہے۔ اس لیے اب عوام کو پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ متعلقہ لوگ چلر فروشوں کے پاس اس غرض سے پہونچ رہے ہیں کہ شکر کا ذخیرہ جمع کریں تاکہ اس سے بدنامی کی ظاہر ہو سکے۔ تمام ملکی صارفین ادارہ جات وغیرہ کو شکر دستیاب ہونے کے غرض سے پہلے ہوا ہے کہ دوکانات راتب بندی سے ہی شکر کنٹرول کے نرخ سے اجرا ہوا کرے۔ چلر فروشوں کو جو اجازت نامہ اجرا ہوئے ہیں وہ منسوخ کئے جاتے ہیں اور عائلی تاجروں کو جدید اجازت نامہ اجراء نہ ہوں گے۔

سنڈیکیٹ شکر کو ہدایت دی گئی ہے کہ دوکانات راتب بندی کو اس قدر کافی مقدار میں شکر سپلائی کیا جائے کہ دو ہفتہ تک رہ سکے۔

دوکانات راتب بندی سے صارفین کو فی کس بہ حساب ایک سیر ماہانہ راشن کارڈ پر شکر اجراء ہوگی۔ جا بہ دو ہفتہ پر نصف مقدار شکر کی اجرائی ہوگی۔ ادارہ جات وغیرہ کا ہفتہ واری کوٹہ دفتر نظامت راتب بندی سے مقرر ہوگا۔ اور کوٹہ مذکور راست تھوک فروش یا دوکانات راتب بندی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دفاتر سرکاری دواخانہ جیل اور دوسرے عوام اس سلسلہ میں دفتر راتب بندی میں درخواست پیش کر سکتے ہیں اور شکر کا کوٹہ راست تھوک فروشوں سے حاصل کر سکتے ہیں صارفین مقررہ مقدار سے زیادہ کوٹہ شکر راتب کارڈ پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو وہ قریب ترین متعلقہ دفتر راتب بندی یا مددگار ناظم راتب بندی سکندرآباد کے دفتر میں رجوع ہو سکتے ہیں یا دوکانات راتب بندی میں جبکہ خصوصی اجازت نامہ جات اجراء ہوں گے فقط ناظم راتب بندی

اعلان

محکمہ رسد حکومت حیدرآباد۔ نشان (م ۳) بی۔ ایس۔ مورخہ ۱۲۔ آذر ۱۳۵۷ف۔

جن تاجروں نے حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن کے کسی گودام میں بہ تعمیل شرائط عائد کردہ جوار داخل کیا تھا اور جنھوں نے جوار کی قیمت کی بابتہ جو پہلے مقرر کی گئی تھی یا بعد کی مرحمت قیمت کے بموجب تفاوتی رقم مبلغ (۱۳) روپیہ فی پلہ بالخصوص اضلاع ورنگل بیدر اور گلبرگہ میں داخل شدہ مال کی بابت اب تک حاصل نہیں کی ہے اُنہیں ذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ان رقوم کی واپسی کے لیے مطالبات پیش کرنے کی مدت میں ایک ماہ کی مزید توسیع منظور کی گئی ہے تجار کو چاہیئے کہ وہ اپنے مطالبات ۱۵ بہمن ۱۳۵۷ف مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۴۷ء شام کے تین بجے تک جناب چیف اکونٹس افسر صاحب حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن کے دفتر میں پیش کر دیں جس کے بعد زیر بحث جوار کے مطالبات یا درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔

جناب چیف اکونٹس افسر صاحب حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن کی جانب سے بعد تنقیح ضابطہ مطالبات کی ادائی عمل میں لائی جائیگی۔ فقط شرحد دستخط منجانب معتمد رسد

سنگھ سے تعلق رکھنے والے سرکاری ملازمین۔ ہندسرکار کا فیصلہ

بمبئی ۱۸ اکتوبر آج ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ آر۔ ایس۔ ایس کے جن افراد کو سرکاری ملازمتوں سے برخواست کیا جا چکا ہے اُن کو دوبارہ ملازمت پر ہرگز بحال نہیں کیا جائیگا۔

آر۔ ایس۔ ایس کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں صوبہ بمبئی کے تین سو سرکاری ملازمین کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور ان کے خلاف مناسب کارروائی کی گئی تھی جس میں ملازمت سے برطرفی بھی شامل ہے۔

اسی سرکاری ترجمان نے مزید بیان کیا کہ ان ملازمین کو دوبارہ ملازمت پر لینے کے سوال پر غور کیا گیا تھا لیکن فیصلہ ان کی بحالی کے خلاف کیا گیا ہے۔

حکومت ہند نے جب آر۔ ایس۔ ایس پر امتناع عائد کر دیا تھا تو اس کے کارکنوں کی اس وقت کی فرقہ وارانہ سرگرمیوں کے مدنظر ان سرکاری ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی تھی۔